بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الفضلَ بیدِ اللہِ یُؤتیہِ مَن یَّشاءُ ۔ عَسٰی اَن یَّبعثکَ ربُّکَ مقاماً محمُوداً

تار کا پتہ :۔ الفضل لاہور ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ الفضل لاہور

یوم :۔ جمعہ

فی پرچہ ۱ر

۹ جمادی الثانی ۱۳۷۱ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

جلد ۴۰/۶ | ۷ امان ۱۳۳۱ ہش ۔ ۷ مارچ ۱۹۵۲ء | نمبر ۵۸

اخبار احمدیہ

امیر آباد (ربوہ) (بذریعہ ڈاک) ۳ اور ۴ مارچ کی اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

لاہور ۶ مارچ مکرم نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب کی طبیعت بلڈ پریشر کم ہونے اور دل کی گھبراہٹ کی وجہ سے ناساز رہی۔ سانس دن بھر کھنچ کر آتا رہا۔ علاوہ ازیں گذشتہ چند دنوں سے پاؤں پر ورم بھی ہو گیا ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

پاکستان کے نوجوانوں کو اپنی زندگیوں میں نظم و ضبط کی عادت ڈالنی چاہیئے

پشاور یونیورسٹی کے پہلے جلسہ تقسیم اسناد میں گورنر جنرل کی تقریر

پشاور ۶ مارچ عزت مآب غلام محمد گورنر جنرل پاکستان نے پشاور یونیورسٹی کے جلسۂ تقسیم اسناد کے موقع پر ملک کے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ انہیں اپنی زندگیوں میں نظم و ضبط پیدا کرنا چاہیئے۔ اور اپنے کردار کو ایسے طور پر ڈھالنا چاہیئے۔ کہ وہ ملک و ملت کی ترقی میں ممد و معاون بن سکیں۔

آج پشاور یونیورسٹی کا پہلا جلسۂ تقسیم اسناد منعقد ہوا۔ جس میں ڈیڑھ سو گریجوایٹوں کو ڈگریاں دی گئیں۔ یونیورسٹی کے چانسلر خان عبد القیوم خاں نے اس تقریب پر گورنر جنرل پاکستان مسٹر غلام محمد کی خدمت میں ڈاکٹر آف لاء کی اعزازی ڈگری پیش کی۔

گورنر جنرل نے خطبۂ تقسیم اسناد دیتے ہوئے فرمایا۔ ہمارے تعلیم یافتہ نوجوانوں اور لڑکیوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے اندر نظم و ضبط کی عادت پیدا کریں۔ وہ اب ایک آزاد ملک کے باشندے ہیں۔ ملک کی تمام اہم ذمہ داریاں مستقبل قریب میں انہیں کے کندھوں پر پڑنے والی ہیں۔ لہذا انہیں اس کے لئے ابھی سے تیار رہنا چاہیئے۔ اور اپنے کردار کو ایسے طور پر ڈھالنے کی کوشش کرنا چاہیئے۔ کہ وہ نہ صرف اپنی عملی زندگی میں بلکہ ملک و ملت کی ترقی اور خوشحالی میں بھی ممد و معاون بن سکیں۔

گورنر جنرل نے اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ پشاور یونیورسٹی کو اپنا دائرۂ عمل صرف صوبے تک ہی محدود نہیں رکھنا چاہیئے۔ بلکہ اسے صوبے سے باہر بھی پھیلا دینا چاہیئے۔ کیونکہ قائد اعظم کی خواہش تھی۔ کہ ہماری یونیورسٹیاں نہ صرف اپنے ملک کو بلکہ تمام وسطی ایشیا کو نور علم سے منور کرنے والی ہوں۔ آپ نے اس امر پر خوشی کا اظہار کیا۔ کہ یونیورسٹی میں اسلامیات منطق اور فقہ کی تعلیم کا خاص انتظام ہے۔

کراچی ۶ فروری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت سندھ ۲۸ ہزار من گندم کے ناجائز ذخیرے برآمد کر چکی ہے جس کی وجہ سے غذائی صورت حالات میں کافی اصلاح کی امید ہے۔

گورنر جنرل نے نیا پاکستان سیفٹی آرڈی ننس نافذ کر دیا

کراچی ۶ مارچ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ پاکستان کے گورنر جنرل نے ضروری ترامیم کے بعد نیا پاکستان سیفٹی آرڈیننس نافذ کر دیا ہے۔ ترمیم شدہ آرڈیننس میں سے وہ دفعہ حذف کر دی گئی ہے۔ جس کی رو سے ہر چھ ماہ کے بعد حکومت کی طرف سے آرڈیننس کی تجدید کرنا ضروری قرار دیا گیا تھا۔ اس آرڈیننس کی باقی دفعات قریب قریب وہی ہیں۔ جو پہلے آرڈیننس میں تھیں۔ سوائے اس کے کہ کراچی کے ناظم کو بغیر مقدمہ چلائے شہر بدر کرنے۔ نظر بند کرنے اور اطلاعات کو کنٹرول کرنے کے اختیارات دے دیئے گئے ہیں۔ نیا آرڈیننس ۳ مارچ سے ملک میں نافذ العمل ہے۔ اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ پرانے آرڈیننس کی جو دفعات ترمیم شدہ آرڈیننس کے مطابق ہیں۔ ان کے ماتحت جو کارروائی کی جا چکی ہے۔ وہ بحال رہے گی۔ نئے آرڈیننس کو عنقریب مجلس دستور ساز میں پیش کیا جائیگا۔

کپاس کو ترقی دینے کی ۱۸ اسکیموں پر عمل کیا جا رہا ہے

کراچی ۶ مارچ مسٹر عبد الستار وزیر زراعت نے بتایا۔ کہ کپاس کی پیداوار کو ملک میں بڑھانے اور ترقی دینے کے لئے جو ۲۹ منصوبے تیار کئے گئے تھے۔ ان میں سے کم و بیش ۱۸ کو عملی جامہ پہنایا جا رہا ہے۔ آپ نے مرکزی کپاس کمیٹی کے اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے کہا۔ مجھے امید ہے۔ کہ کپاس کو ترقی دینے کے لئے جو سفارشات پیش کی گئی ہیں۔ ان پر جلد عمل کیا جائے گا۔ آپ نے کہا۔ مرکزی کمیٹی کو چاہیئے۔ کہ وہ ہمارے کسانوں کو زمین سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے اور پانی کے وسائل کو ترقی دینے کے طریق سکھانے کی کوشش کرے۔ کپاس کی منڈی میں حال ہی میں جو بحران پیدا ہو گیا تھا۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ اسکی ذمہ داری بیرونی اسباب کے علاوہ ایک حد تک ہمارے تاجروں کی ناتجربہ کاری پر بھی ہے۔ حکومت کو یقین ہے۔ کہ اس سال کپاس کی فصل بہت اچھی رہے گی۔

نئی الاٹ شدہ زمینوں کے مزارعین کو انتباہ

لاہور ۶ مارچ۔ ایک سرکاری اعلان میں ان تمام مزارعین کو متنبہ کیا گیا ہے۔ جو نئے زمینداروں کو الاٹ شدہ زمینوں پر کام کرتے ہیں۔ کہ ان کی مزارعت اسی وقت تک جاری رہے گی، جب تک کہ وہ کرایہ ادا کرتے رہیں گے۔ اور کمشنر بحالیات (اراضی) کی تیار کردہ سکیم پر عمل کرتے رہیں گے۔ اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ جو مزارع ان نئے زمینداروں کو جنہیں زمینیں الاٹ ہوئی ہیں۔ مقررہ شرح سے کرایہ ادا نہ کریں گے۔ انہیں بے دخل کیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ انہیں زمینداروں کے نقصان کا مناسب معاوضہ بھی دینا ہوگا۔

مختصرات

ڈھاکہ ۶ مارچ سردار عبد الرب نشتر وزیر صنعت آج بذریعہ طیارہ ڈھاکہ پہنچے۔ آپ نارائن گنج میں پٹ سن کے کارخانوں کا معائنہ کریں گے۔

پشاور ۶ فروری۔ آج پشاور میں دو مرتبہ شدید اولے پڑے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ پشاور کی تاریخ میں اتنے اولے کبھی نہیں پڑے۔

مصر کے وزیر اعظم سے برطانوی سفیر کی ملاقات

قاہرہ ۶ مارچ مصر کے نئے وزیر اعظم ہلالی پاشا سے آج برطانوی سفیر سر رالف سٹیونسن نے ملاقات کی۔ جو نصف گھنٹے تک جاری رہی۔ ملاقات کے بعد برطانوی سفیر نے کہا۔ یہ رسمی نوعیت کی ملاقات تھی۔ آپ نے کسی اور سوال کا جواب دینے سے انکار کر دیا۔ برطانوی سفیر نے آج مصری وزیر خارجہ سے بھی ملاقات کی۔

انڈونیشیا کے دس نئے سفارتی مشن

جکارتا ۶ مارچ۔ توقع ہے۔ کہ آئندہ نو ماہ میں انڈونیشیا کے غیر ملکی سفارت خانوں میں کافی اضافہ کیا جائیگا۔ اس وقت غیر ممالک میں انڈونیشیا کے ۳۰ سفارتی مشن موجود ہیں۔ ان کی تعداد سال رواں کے اندر ۴۰ کر دی جائے گی۔ ارجنٹائن۔ برازیل اور میکسیکو میں بھی دفاتر قائم ہوں گے۔ (اسٹار)

مسلم لیگی ممبر کی طرف سے حکومت پر شدید نکتہ چینی

لاہور ۶ مارچ۔ آج تیسرے پہر پنجاب اسمبلی میں بجٹ کے عام مطالبات پر بحث شروع ہوئی۔ پانچ ممبروں نے تقریریں کیں۔ جن میں سے تین حزب مخالف سے تعلق رکھتے تھے۔ مسلم لیگی ممبر سید نوبہار شاہ نے حکومت پر شدید نکتہ چینی کی۔ آپ نے مطالبہ کیا کہ کہ چونکہ تحفظ عامہ کے قوانین شہری آزادی کے منافی ہیں۔ لہذا انہیں فوراً واپس لیا جائے۔ نیز وزراء کی تنخواہوں میں کمی کی جائے۔ مسٹر ابو سعید انور۔ عبد الستار نیازی۔ اور چوہدری محمد شفیع نے بھی بحث میں حصہ لیا۔

بلوچستان مسلم لیگ توڑ دی گئی

کراچی ۶ مارچ۔ خواجہ ناظم الدین صدر پاکستان مسلم لیگ نے بلوچستان مسلم لیگ کو توڑ دینے کا حکم دے دیا ہے۔ اور لیگ کے نئے انتخابات کے لئے آپ نے ایک عارضی کمیٹی مقرر کر دی ہے۔ خواجہ ناظم الدین نے اس اقدام کی وجہ بیان کرتے ہوئے بتایا۔ کہ بلوچستان مسلم لیگ عوام کا اعتماد کھو بیٹھی تھی۔ اور اپنی مخصوص تشکیل کے لحاظ سے بھی وہ قانونی جماعت نہ رہی تھی۔

اردو میں تار دینے کے انتظامات

کراچی ۶ مارچ ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ آج سے تجربے کے طور پر لاہور اور کراچی کے درمیان اردو میں تار دینے کا سلسلہ شروع کر دیا گیا ہے۔ لاہور اور راولپنڈی۔ لاہور اور لائل پور۔ پنڈی اور جہلم کے درمیان بھی ایسا ہی انتظام کیا جا رہا ہے۔ فیس اور دیگر شرائط انگریزی تار کی ہی ہوں گی۔ روزانہ صبح دس بجے سے چار بجے تک اور چھٹی والے دن صبح آٹھ سے دس بجے تک اردو میں تاریں وصول کی جایا کریں گی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس لاہور میں چھپوا کر ۳۔ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

السابقون السابقون اولئك المقربون

"خدا تعالےٰ نے سابقون الاولون کا انعام مقرر کیا ہے۔ اور دوسرے مومنوں کا انعام اور مقرر کیا ہے۔ دوسرے مومنوں کے لئے خدا تعالےٰ کہتا ہے کہ انہیں جنت ملے گی۔ اور آرام کی زندگی بسر کریں گے۔ مگر خدا تعالےٰ نے السابقون الاولون کی نسبت فرمایا ہے السابقون السابقون اولئك المقربون۔ دوسرے مومن جنت میں ہوں گے۔ مختلف نعماً سے متمتع ہو رہے ہونگے مگر سابقون میرے پاس عرش پر ہوں گے۔"

"میں یہ بھی توجہ دلاتا ہوں کہ جو لوگ وعدہ کریں۔ وہ جلد سے جلد ان کو پورا کرنے کی کوشش بھی کریں۔ تا ان کی قربانی سے سلسلہ کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہونچے۔ چاہیئے کہ جو دوست سابقون میں شامل ہونا چاہیں وہ ۳۱ مارچ تک اپنے چندے ادا کر دیں"۔

"آپ ایک برگزیدہ الٰہی جماعت میں سے ہیں۔ سابقون الاولون میں شامل ہونے کی کوشش آپ کا حق ہے۔ جسے لینے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے"۔ (ارشادات سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز)

سیدنا حضرت اقدس کے یہ ارشادات مخلصین جماعت کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے درخواست ہے کہ اپنے وعدے ۳۱ مارچ تک ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ ایسے مخلصین کی فہرست دعائے خاص کے لئے انشاء اللہ العزیز ۳۱ مارچ کی شام کو حضرت المصلح الموعود کے حضور پیش کر دی جائے گی۔

وکیل المال ثانی تحریک جدید

نہ مٹ سکے گی کبھی صداقت ۔ ۔ ۔ ۔

— از مکرم منظور احمد صاحب پسر جناب مولوی دلپذیر صاحب مرحوم —

نہ مٹ سکے گی کبھی صداقت تمہارے دل میں خیال کیا ہے
کبھی تو سوچو کہ شوخیوں کا شرارتوں کا مآل کیا ہے۔

اب اس کی تقدیر کے نوشتے ضرور ہو کر رہیں گے پورے
خدا کے کاموں میں روک ڈالے کوئی کسی کی مجال کیا ہے

عدو ہیں ناداں جو رو رہے ہیں ہمارے مرنے کی آرزو میں
جو پہلے مرنے سے مر چکے ہوں تو موت کا پھر سوال کیا ہے

میں اس کے دامن کو کیسے چھوڑوں ملے نہ ایسی کوئی صورت
مجھے دکھاؤ تو ہم جلیسو جہاں میں اس کی مثال کیا ہے۔

غریب و بیکس ہیں ہم تو یارب تو آپ آ کر مدد ہماری
ہمارے بیڑے کو پار کر دے کہ تیرے آگے محال کیا ہے

تمہیں جو پایا قریب پایا اگر بلایا مجیب پایا!
تمہارے مستوں کو خبر کیا ہے فراق کیا ہے وصال کیا ہے

تم احمدیت کے نونہالو جہاں کا نقشہ بدل کے رکھ دو
جو ساری دنیا نہ رام کر لو تو پھر تمہارا کمال کیا ہے

یہ جان کس کی ہے مال کس کا ہے کیوں نہ سب کچھ نثار کر دو
جو اپنا دل تم کو دے چکا ہوں تو جان کیا ہے یہ مال کیا ہے

غریب منظور پر کبھی تو نگاہِ لطف و کرم کرو گے
تمہارے در پر پڑا ہوا ہوں کبھی تو پوچھو کہ حال کیا ہے

(بقیہ صہ ۳)

خلاف ہیں جتنا کہ شائد کوئی امریکی بھی نہیں ہوگا۔ مگر اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ اگر اشتراکی کوئی اچھا کام بھی کریں۔ تو محض ان کے اشتراکی ہونے کی وجہ سے اس کی مذمت کریں۔ اور اس کو دنیا میں اس طرح پیش کریں۔ کہ گویا انہوں نے انسانیت کے خلاف کوئی بڑا جرم کیا ہے۔

اس خبر کو نشر کرنے سے الٹا یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ امریکہ میں اخلاقی اقدار اپنے معنی کھو چکی ہیں۔ اور وہاں کذب و صدق کا امتیاز اٹھ گیا ہے۔ یہاں تک کہ ان کے خیال میں اب زعمی تعلقات صداقت سے زیادہ قیمتی ہیں۔

عسر ہو یسر ہو تنگی ہو کہ آسائش ہو
کچھ بھی ہو بند مگر دعوتِ اسلام نہ ہو
کیا آپ اس ارشاد کے مطابق ہر حالت میں تبلیغ کرتے ہیں؟

(مہتمم تبلیغ خدام الاحمدیہ مجلس مرکزیہ)

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

مورخہ ۷ مارچ ۱۹۵۲ء

کیا حکومت کا رعب اس طرح قائم رہ سکتا ہے؟

سیالکوٹ کے گذشتہ احمدیہ جلسہ پر جماعت احمدیہ سیالکوٹ۔ احراریوں اور سیالکوٹ کے ارباب نظم ونسق نے اپنا اپنا کردار جس طرح نمایاں کیا۔ اس کی مجمل روئداد ہم نے الفضل میں شائع کردی تھی۔ اور وہ درخواست بھی جو جماعت احمدیہ کے نمائندوں نے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر سیالکوٹ کو دی تھی لفظ لفظ شائع کردی تھی۔

جماعت احمدیہ نے تو یہ کردار دکھایا کہ جب ارباب نظم ونسق نے ان سے کہا کہ وہ خاطر خواہ انتظام نہیں کر سکتے۔ اور کہ جماعت احمدیہ اپنا جلسہ اپنی ملکیتی اراضی کی بجائے اپنی مسجد میں کرلیں۔ تو انہوں نے ارباب نظم ونسق کی بیچارگی اور قیام امن کے خیال سے احتجاجاً دوسرے دن کا جلسہ ملتوی کردیا۔ احراریوں نے یہ کردار دکھایا۔ کہ سکولوں اور گلیوں سے بچوں کا ایک بڑا ہجوم چیدہ چیدہ سر پھروں کی راہنمائی میں اینٹوں اور پتھروں سے لیس کرکے جلسہ گاہ کے اردگرد پھیلایا۔ حکام نے حقیقی یا خیالی خطرہ کو محسوس کرکے اپنے فرائض کی ادائیگی کا کمال اسی میں سمجھا۔ کہ احمدیوں کو بدامنی کے خطرہ سے ڈرا کر جلسہ ملتوی کرنے پر رضامند کرلیا جائے اور وہ اس طرح کہ ان سے کہا جائے۔ کہ وہ جلسہ مسجد میں کرلیں۔ اور اگر نہ مانیں تو جلسہ چاروناچار بند کرنا ہی ہوگا۔

جماعت احمدیہ جس بات کو حق سمجھتی ہے۔ اس کی تبلیغ اس کی فطرت میں داخل ہے۔ جلسے بند ہوں اور یا نہ ہوں۔ اسے تو بہرصورت اپنا کام کئے چلے جانا ہے۔ جس بات کو وہ حق سمجھتی ہے۔ علی وجہ البصیرت حق سمجھتی ہے۔ اور دنیا کی کوئی طاقت اس کو اپنی فطری تقاضا کے مطابق عمل کرنے سے نہیں روک سکتی۔ وہ تبلیغ حق کرنا چاہتی ہے۔ اور صرف تبلیغ حق۔ اس کو نہ تو کسی دنیوی طاقت کی تمنا ہے۔ اور اسی لئے نہ وہ کسی بڑی سے بڑی دنیوی طاقت کو اپنے راستہ میں حائل سمجھتی ہے۔ البتہ وہ اپنی جدوجہد ملکی قانون کے حدود کے اندر رہ کر کرنے کی خواہشمند ہے۔ اس لئے ملکی قانون کے اندر آزادی تقریر وتحریر کے جو حقوق اس کو تمام دوسرے شہریوں کے ساتھ حاصل ہیں ان حقوق کا پامال ہونا اسے قطعاً پسند نہیں ہے۔ ہمارا یہ موقف ایسا ہے کہ دنیا کا کوئی امن پسند اور منصف مزاج انسان اس کے وجوب و صحت سے انکار نہیں کرسکتا۔

الفضل کی گذشتہ اشاعت میں ادارتی کالموں میں جو نوٹ احراری اخبار "حکومت" کراچی سے نقل کیا گیا ہے اس سے جلسہ سیالکوٹ کے متعلق یہ بات اچھی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ احراریوں نے جلسہ میں شورش بپا کرنے کی پہلے سے ہی سازش کی ہوئی تھی۔ اور حکام شہر کو اس کا پہلے ہی سے علم تھا۔ جیسا کہ اس نوٹ میں لکھا ہے کہ

> احرار اسلام سیالکوٹ نے اس اعلان کو ایک کھلا ہوا چیلنج تصور کیا۔ اور اس جلسہ کو رکوانے کی خاطر حکام کی خدمت میں درخواستیں کیں کہ برائے نوازش مرزائیوں کے اس جلسہ کو نقص امن کی خاطر روک دیا جائے . . . . . حکام نے مجلس احرار کو ان کے بالکل مناسب اور جائز مطالبہ کا کوئی جواب نہ دیا . . .
>
> . . . آخر مجلس احرار نے اپنے تحریری فیصلہ سے حکام کو قبل از وقت آگاہ کردیا۔ کہ ہم ہر ممکن اور جائز طریقہ سے اس جلسہ کو روک دیں گے۔

اگر یہ درست ہے اور ضرور درست ہونا چاہیئے کیونکہ یہ خود ایک احراری اخبار لکھ رہا ہے کہ مجلس احرار نے ایسی درخواستیں اور ایسا فیصلہ حکام شہر کے پاس قبل از جلسہ بھیجے تھے۔ تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا حکام بھی ان درخواستوں اور اس فیصلہ کو قانوناً اور امن عامہ کے پیش نظر "بالکل مناسب اور جائز" سمجھتے تھے۔ اگر وہ "بالکل مناسب اور جائز" سمجھتے تھے۔ تو انہوں نے جماعت احمدیہ کو جلسہ کے انعقاد سے پہلے ہی باز کیوں نہ رکھا۔ اس کو کیوں جلسہ کرنے دیا۔ کیا بطور ذمہ داران نظم ونسق کے ان کا فرض نہیں تھا کہ احراریوں کے اس "بالکل مناسب اور جائز" مطالبہ کو تسلیم کرکے ابتدا ہی سے احمدیوں کا جلسہ بند کرا دیتے۔ اور ان کو اجازت ہی نہ دیتے یا اگر وہ احراریوں کی درخواستوں اور فیصلے کو خلاف قانون سمجھتے تھے۔ تو پھر سوالوں کا سوال یہ ہے کہ جب حکام کو پہلے ہی معلوم ہو چکا تھا۔ کہ احراری شورش بپا کرنے پر آمادہ ہیں۔ تو کیا یہ "بالکل مناسب اور جائز" نہیں تھا۔ کہ وہ درخواست کنندگان اور ان کے ساتھیوں کا فوراً بندوبست کرتے۔ آخر ایسا کیوں نہ کیا گیا۔ معلوم کرنے والی بات یہ ہے کہ جب ایک شورش پسند گروہ کے لیڈر تحریراً حکام کو اپنی مفسدانہ نیت کا علم کرا دیتے ہیں۔ تو حکام کا اس وقت کیا فرض ہوتا ہے؟

فرض کیجئے ایک مشہور ڈاکو پولیس میں بذات خود پہونچ کر یہ اطلاع دیتا ہے کہ میں فلاں وقت فلاں آدمی کے مکان پر ڈاکہ ڈالوں گا۔ اس وقت پولیس کا کیا فرض ہوگا۔ کیا پاکستان کے انتظامی محکمہ کا کوئی بڑے سے بڑا ذمہ دار اور عقلمند افسر ہمیں بتا سکتا ہے۔ کہ حکام کا اس وقت کیا فرض ہوتا ہے؟

دوسری بات جو احراری اخبار کے اس تعلی آمیز بیان سے واضح ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ یہ سراسر احراری فتنہ طرازوں کی کارستانی تھی۔ اور شہر کے عام مسلمانوں کو اس سے کوئی تعلق واسطہ ہی نہیں تھا۔ اور اگر حکام چاہتے تو ابتدا ہی میں اس فساد انگیزی کی ناکہ بندی کر سکتے تھے۔ اگر وہ احراری سرغنوں کو صرف تنبیہہ کردیتے تو کافی ہوتا۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ ایسا بھی نہیں کیا گیا۔ اور جیسا کہ ہم کئی بار لکھ چکے ہیں۔ یہ نوٹ خود اس بات کا بین ثبوت ہے۔ کہ حکام کے ایسے رویہ سے احراری فتنہ بازوں کی بے حد حوصلہ افزائی ہو رہی ہے۔ اور ملکی قیام امن کو اس غلط طریق سے بجائے تقویت کے سراسر نقصان پہونچ رہا ہے۔

اس نوٹ سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ فتنہ طرازیوں میں احراری بالکل آزاد ہیں۔ اور نہ صرف یہ کہ حکومت کا ان کے دل میں کوئی رعب نہیں رہا۔ بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کو یہ زعم ہے کہ حکومت بھی خدانخواستہ ان کی بدعنوانیوں میں ان کی ممد و معاون ہے۔ کسی جمہوری ملک میں کوئی جماعت یا گروہ حکومت کے مقابلہ میں فساد انگیزی کا اس طرح کھلم کھلا نہ تو اعتراف کرسکتا ہے۔ اور نہ فساد انگیزی پر اس طرح فخر کرسکتا ہے۔ جس طرح اس نوٹ میں کیا گیا ہے۔

دشمنی کے لئے بھی عقل چاہیئے

شعبۂ اطلاعات ریاست ہائے متحدہ لاہور نے مندرجہ ذیل خبر شائع کی ہے جس کا عنوان ہے "اشتراکی چین میں بچوں کے خلاف در غلانے کی مہم"

> ہانگ کانگ ۱۰ مارچ۔ ہانگ کانگ سے موصولہ اطلاعات سے پتہ چلا ہے کہ اشتراکی چین کی حکومت نے بددیانتی اور رشوت کے خلاف جو نام نہاد مہم شروع کی ہے۔ اس کے تحت خاندانی رشتے بھی توڑے جا رہے ہیں چینی حکمرانوں نے والدین اور بچوں کے درمیان منافرت پھیلانے کی بھی ایک مہم شروع کی ہے۔ چنانچہ اشتراکی اخبارات نے یہ اطلاع دی ہے۔ کہ ایسے بچوں کی تعداد میں جو اپنے والدین کی مخبری کرتے ہیں کافی اضافہ ہو گیا ہے۔ بچے اپنے والدین کے خلاف نہ صرف مخبری کرتے ہیں۔ بلکہ مجمع عام میں اپنے والدین کی مذمت کرتے ہیں۔ چنانچہ اشتراکی اخبار "شنگھائی ای پاؤ" کے بیان کے مطابق ایک ۲۲ سالہ نوجوان نے مجمع عام میں اپنے باپ پر یہ الزام عائد کیا کہ وہ حکومت کے ملوکہ سیمنٹ کے ایک تھیلے اور مٹی کے تیل کے دو ڈبوں کی چوری کا مرتکب ہوا ہے۔ والدین کی مخبری کرنا "یوتھ کور" میں شرکت کے لئے ایک امتیاز تصور کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اس واقعہ کے فوری بعد اس لڑکے کی درخواست شرکت کو منظور کرلیا گیا۔ اسی اخبار نے ایک اور لڑکی کی تعریف کی ہے۔ جس نے اپنی ماں کی اس بات پر مذمت کی تھی کہ اس نے منافع خوری کی اور ٹیکس سے بچنے کے لئے مختلف طریقوں پر عمل کیا تھا"

اس خبر میں ناشرین اطلاعات اس فطری تعلق سے فائدہ اٹھا کر دشمن کے خلاف پروپیگنڈا کرنا چاہتے ہیں۔ جو بچوں اور والدین کے درمیان ہونا چاہیئے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ دشمنی انسان کو کس حد تک لے جا سکتی ہے۔ اگر چین امریکہ کی دوست ہوتا تو یقیناً اس خبر کا عنوان اس کے حق میں ہوتا۔ اور وہ شائد اس طرح ہوتا۔ "چینی حکومت صداقت کا معیار کتنا بلند دیکھنا چاہتی ہے۔" جھوٹی مخبری تو کسی معیار اخلاق میں صحیح نہیں سمجھی جائیگی اخلاق کو تو جانے دیجئے اگر ایک چوری ایسے جرم میں جو خود امریکہ میں بھی پولیس کی دست اندازی کے قابل ہے۔ اگر کوئی بچہ اپنے والدین کے خلاف مخبری کرتا ہے۔ تو کیا امریکی حکومت اس کو پسند کرے گی یا ناپسند؟

دشمن کے متعلق ایسی بودی باتیں پھیلانے سے نہ تو اشتراکیت کو شکست ہو سکتی ہے اور نہ چین اور روس کو۔ اگر امریکہ واقعی اشتراکیت کا مقابلہ کرنا چاہتی ہے۔ تو اس کو اشتراکیت کے مقابلہ میں کوئی ایسا نظریۂ حیات تلاش کرنا چاہیئے۔ جو فطری صداقتوں کے لحاظ سے اشتراکیت سے زیادہ مضبوط اور پائدار ہو۔

ہم اشتراکیت کو بنیادی طور پر ایک غلط نظریہ حیات سمجھتے ہیں۔ اور اس کے اتنے

(باقی دیکھیں صہ پر)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

جماعتہائے انڈونیشیا کی تیسری کامیاب سالانہ کانفرنس

دو نہایت کامیاب تبلیغی جلسے۔ گیارہ نو مبائعین۔ طوعی چندوں کے علاوہ ایک لاکھ بیاسی ہزار روپے کے بجٹ آمد کی منظوری۔ مرکزی مجلس خدام الاحمدیہ کا قیام

(مرتبہ مکرم میاں عبدالحی صاحب مبلغ جزیرہ بالی (انڈونیشیا))

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے جزائر ہائے انڈونیشیاء میں قریباً چھبیس ۲۶ برس سے ہمارا تبلیغی مشن کامیابی سے کام کر رہا ہے۔ جنگ سے قبل تمام مبلغین کرام انفرادی تبلیغ کے علاوہ وقتاً فوقتاً پبلک جلسوں، تقریروں، مباحثات اور لٹریچر کے ذریعہ لوگوں تک پیغام حق پہنچاتے رہے لیکن جنگ کے دوران میں خصوصاً اور اس کے بعد عموماً یہ سلسلہ ایک حد تک تھوڑا بہت رک گیا۔

جنگ کے ایام میں جماعت احمدیہ انڈونیشیاء کی حالت

جہاں غیر منقسم ہندوستان کا بہت بڑا حصہ جنگ کے بالواسطہ اثر سے محفوظ رہا۔ وہاں اس کے برعکس ملایا میں انگریزوں کی شکست کے بعد انڈونیشیاء باقاعدہ میدان جنگ کی صورت میں تبدیل ہو گیا۔ تین ماہ کے عرصہ کے اندر ہی ڈچ انڈونیشین حکومت نے جاپانیوں کے سامنے ہتھیار ڈال دئیے اور اس سارے ملک پر جاپانی ملٹری کا قبضہ ہو گیا۔ جاپانیوں نے اپنے ساڑھے تین سال کے عرصہ میں جو ظلم و ستم ڈھائے وہ اب تاریخ کا ایک کھلا ورق بن گئے ہیں۔ جاپانی زمانہ میں ہماری جماعت اور مبلغین کرام بھی مصائب سے دوچار ہوئے۔ چنانچہ ہمارے تین مبلغین یعنی مکرم سید شاہ محمد صاحب۔ مکرم مولوی عبدالواحد صاحب اور مکرم ملک عبدالعزیز خانصاحب کو جاپانیوں نے ۸۳ دن قید میں بند رکھا۔ ان مبلغین کرام کے علاوہ جماعت کے آٹھ معززین کو بھی قید میں بند رکھا۔ اگر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل نہ ہوتا تو کچھ بعید نہ تھا کہ سلسلہ کے ان معززین کو شہید کیا جاتا۔

جاپانیوں کی شکست کے بعد

جاپانیوں کی شکست کے بعد انڈونیشین لیڈروں نے اپنے ملک کی آزادی کا اعلان کر دیا۔ لیکن اتحادیوں نے آزادی کی تائید میں اپنے بلند بانگ دعاوی کے باوجود آزادی کے اعلان کا جواب توپوں کے گولوں سے دیا۔ اس کے بعد قریباً ساڑھے چار برس آزادی کی جدوجہد مختلف مراحل طے کرتی ہوئی دسمبر ۱۹۴۹ء میں کامیابی سے اپنے اختتام کو پہنچی۔ جدوجہد آزادی کے زمانہ میں رعایا کو سخت تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ لوگ شہروں سے نقل مکانی کر کے دیہات اور جنگلوں میں جا بسے۔ لاکھوں نوجوانوں نے وطن کی خاطر اپنی جانیں پیش کر دیں۔ ہزاروں کی تعداد میں بڑی بڑی عمارات تباہ ہو گئیں۔ کچھ ڈچ لوگوں کے ہاتھ سے اور کچھ خود انڈونیشین لوگوں کے ہاتھ سے۔ راستے شکستہ ہو گئے۔ کئی پل اڑا دئیے گئے۔ کارخانے تباہ ہو گئے۔ ان حالات کا ہماری جماعتوں پر بھی اثر پڑنا لازمی امر تھا۔ جماعتوں کے افراد بھی مختلف جگہوں پر بکھر گئے۔ کئی اعلیٰ درجہ کے کارکن انقلاب کا شکار بن کر دنیا سے رخصت ہو گئے جن میں سے جناب محمد محی الدین صاحب پریذیڈنٹ اعلیٰ جماعتہائے احمدیہ انڈونیشیا۔ و جناب ملک عزیز احمد صاحب کے خسر خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

اعلان آزادی کے دو تین ماہ کے بعد ہی انڈونیشیا کے بعض بڑے بڑے شہروں پر ڈچ حکومت کا قبضہ ہو گیا تھا۔ مثلاً جاکرتا، سورابایا، سمارنگ، بانڈونگ وغیرہ مشہور مقامات ڈچوں کے قبضے میں آ چکے تھے اور انڈونیشین حکومت نے وسط جاوا کے مشہور و تاریخی شہر جوگجہ کرتا کو اپنا مرکز بنا کر آزادی کی جنگ کو جاری کر رکھا تھا اور ان ڈچ مقبوضہ علاقوں میں جہاں جہاں ہماری جماعتیں تھیں باوجود مبلغین ان مقامات میں تھے۔ ان کا تعلق قادیان دارالامان سے ہو گیا تھا۔ حالات کے درست ہو جانے پر جماعتوں کے افراد نے اپنی جگہ آنا شروع کر دیا۔ اور اس طرح آہستہ آہستہ جماعتی رنگ منضبط ہونا شروع ہو گیا۔ آزادی کی جدوجہد کے آغاز کے ساتھ انڈونیشیاء میں ایک نئے دور کا آغاز شروع ہوا۔ قومیت کی روح دن بدن بڑھتی گئی۔ قومی لیڈروں نے اس امر پر زور دیا کہ ساری قوم کو ایک مرکزی نقطہ پر جمع ہونا چاہیئے۔ نئے حالات اور ماحول کو مدنظر رکھتے ہوئے جماعت کے بعض اکابرین یعنی سابقہ عہدیداران اعلیٰ کے ممبران نے یہ محسوس کیا کہ جماعت کی فوراً از سر نو تنظیم ہونی ضروری ہے۔ آخر کار ماہ نومبر ۱۹۴۹ء کے شروع میں تمام مبلغین انڈونیشیاء کی مشاورتی میٹنگ زیر صدارت جناب مولوی رحمت علی صاحب سابق رئیس التبلیغ و امیر انڈونیشیاء منعقد ہوئی۔ جس کے نتیجہ میں جماعتہائے احمدیہ کے لئے نئے قواعد و ضوابط کے مرتب کرنے کیلئے مکرم سید شاہ محمد صاحب۔ مکرم مولوی عبدالواحد صاحب سماٹری اور مکرم ملک عزیز احمد صاحب پر مشتمل ایک کمیٹی بنی۔ نیز سابق عہدیداران اعلیٰ کے ایک ممبر راڈین ہدایت صاحب کو بھی بطور معاون لیا گیا۔ کمیٹی مذکور نے انڈونیشین زبان میں قواعد و ضوابط جب مرتب کر لئے تو اس کے بعد انڈونیشیاء کی تمام جماعتوں کو اطلاع دی گئی کہ وہ ایک کانفرنس کے لئے اپنے اپنے نمائندے بھجوائیں۔

پہلی سالانہ کانفرنس

۹-۱۰-۱۱ دسمبر ۱۹۴۹ء کو جماعتہائے احمدیہ انڈونیشیاء کی پہلی سالانہ کانفرنس جاکرتا میں منعقد ہوئی۔ جس میں مذکورہ قواعد و ضوابط کو پاس کر کے یہ فیصلہ کیا گیا کہ برائے منظوری حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھیجے جائیں۔

ماہ اپریل ۱۹۵۰ء میں مکرم مولوی رحمت علی صاحب ربوہ تشریف لے گئے اور ان کی جگہ سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ و امیر جماعتہائے احمدیہ انڈونیشیاء مقرر ہوئے۔

دوسری کانفرنس

۱۹۵۰ء کا تقریباً سارا سال ملکی بے چینی اور بے اطمینانی میں گذرا۔ ہماری جماعت نے ابھی انقلاب کے بعد سنبھالا ہی پایا تھا۔ مستقبل بظاہر تاریک نظر آتا تھا لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دسمبر ۱۹۵۰ء میں ۲۴-۲۵ اور ۲۶ دسمبر کی تاریخوں کو شہر بانڈونگ میں ہماری دوسری سالانہ کنونشن پہلے سے زیادہ کامیابی سے منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس میں سب سے پہلے بجٹ کا معاملہ بھی زیر بحث آیا۔ لیکن چونکہ اس سے قبل کبھی بھی ہماری انڈونیشین جماعت کی تواریخ میں بجٹ وغیرہ کا امر جماعت کے سامنے پیش نہیں ہوا۔ اس لئے اس سلسلہ میں گو مشکلات پیش آئیں تاہم کام کا ایک خاکہ ذہن میں آ گیا۔

. . . .

. . . .

. . . .

احباب جماعت نے ترقی جماعت کے لئے بیسیوں تجاویز پیش کیں۔ جن میں سے کئی ایک پاس ہو گئیں۔ اس کانفرنس کی سب سے بڑی کامیابی ان تجاویز میں نہیں جو پیش کی گئیں۔ بلکہ ان دردناک دعاؤں میں تھی جو مخلصین کے دلوں سے اٹھیں۔ مستقبل ابھی تاریک تھا۔ انڈونیشیاء کی جماعتوں کو ایک نئے نظام اور نئے رنگ میں رنگین کرنے کا پروگرام سامنے تھا۔ انڈونیشیاء کے ملکی حالات بھی بدستور خراب تھے۔ لیکن ان دردناک دعاؤں کے نتیجہ میں دلوں میں یقین پیدا ہو گیا۔ کہ اللہ تعالیٰ کامیابی کے راستے کھول دے گا۔ بعض احباب کو کنونیشن کے دوران میں مبشر کشوف بھی دکھائی دئیے۔ مادی نظر والے لوگوں کو وہ دعائیں بے حقیقت نظر آتی ہوں گی لیکن ہمارا یقین ہے کہ ان دعاؤں میں انڈونیشیاء میں احمدیت کے شاندار مستقبل کی جھلک دکھائی دے رہی تھی۔ اس کانفرنس میں آئندہ کانفرنس کے لئے جگہ کے تقرر کے لئے نمائندگان کی رائے دریافت کی گئی۔ تاسیکملایا (جاوا) اور پاڈانگ (سماٹرا) دو شہروں کے نام تجویز ہوئے۔ کثرت رائے تاسیکملایا کے حق میں تھی۔ لیکن جماعتی مفاد کو دیکھتے ہوئے مکرم امیر المبلغین۔ سید شاہ محمد صاحب نے جماعت TASIKMALAYA کے دوستوں کو تحریک کی کہ وہ اپنا حق جماعت PADANG کو دے دیں۔ اس کا یہ اثر ہوا۔ کہ ان احباب نے بڑے اخلاص سے اس تجویز پر لبیک کہتے ہوئے اپنا حق جماعت پاڈانگ کو دے دیا۔ اور مکرم شاہ صاحب نے یہ اعلان کیا کہ آئندہ کانفرنس ماہ دسمبر ۱۹۵۱ء میں پاڈانگ میں منعقد ہوگی۔

جس روز بانڈونگ میں ہماری کانفرنس شروع ہوئی۔ اسی روز سلسلہ عالیہ کے معاند مولوی عبدالعلیم (میرٹھی) کی زیر صدارت سنگاپور میں جنوب مشرقی ایشیاء کے بعض ممالک کے بعض تنگ دل ملاں طبع لوگ ایک کانفرنس میں جمع ہو کر یہ سوچ و بچار کر رہے تھے کہ احمدیت کو مٹایا جائے (نعوذ باللہ من ذالک) مکرم شاہ صاحب نے اپنی تقریر میں معاندین کے اس ارادہ اور منصوبہ بازی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارا سلسلہ الٰہی سلسلہ ہے۔ دوستوں کو دعاؤں پر زور دینا چاہیئے۔ یہ وہ ہتھیار ہے جو ہمیشہ سے الٰہی جماعتیں استعمال کرتی رہی ہیں۔ ہمارا خدا زندہ خدا ہے سلسلہ کی ترقی اور فتح کے متعلق اس نے حضرت مسیح الموعود علیہ السلام سے وعدے فرمائے ہوئے ہیں۔ ہمارا ان وعدوں پر پورا یقین ہے۔ وہ فرماتا ہے کہ انی معین من اراد اعانتک وانی مھین من اراد اھانتک سلسلہ احمدیہ اس کونے کی چٹان کی مانند ہے کہ جس پر وہ گرے وہ بھی چکنا چور اور جو اس پر گرے وہ بھی چکنا چور ہو جائیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

اس دوسری سالانہ کانفرنس میں میزبانی کی سعادت مکرم مولوی عبدالواحد صاحب سماٹری مبلغ سلسلہ عالیہ مقیم بانڈونگ اور جماعت بانڈونگ کے حصہ میں آئی (باقی صفحہ ۳)

(باقی صفحہ ۳)

درخواست دعا

الحمد للہ کہ میری بھانجی سکینہ بیگم اہلیہ کپتان عبدالحمید صاحب کا بخار اتر گیا ہے۔ ابھی تک وہ جانکی دیوی جمعیت سنگھ ہسپتال میں داخل ہیں۔ ابھی مکمل صحت نہیں ہوئی۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دردِ دل سے دعا فرمائیں

(ڈاکٹر) غلام مصطفیٰ از لاہور

یک جہتی کا دَور

تیسری کانفرنس کے متعلق ذکر کرنے سے قبل ضروری معلوم ہوتا ہے کہ سال ۱۹۵۱ء میں جماعت کی مساعی اور نتائج کے متعلق ایک مختصر نوٹ دیدیا جائے۔ جماعتوں میں ایک تنظیمی رنگ و یک جہتی کا دَور شروع ہؤا۔ جماعت کے چندوں میں پہلے کی نسبت بہت زیادہ باقاعدگی پیدا ہو گئی۔ جس کا ثبوت چندوں کی وصولی سے ملسکتا ہے۔ چنانچہ اس سال پہلے سالوں کے مقابلہ میں کئی گنا زیادہ آمد ہوئی۔ اس کے علاوہ طوعی چندوں کی کئی مدات میں انفرادی اور اجتماعی رنگ میں جماعت نے اپنے اخلاص و قربانی کا عظیم الشان نمونہ پیش کیا۔ گذشتہ مالی سال یعنی مئی ۱۹۵۰ء سے لے کر اپریل ۱۹۵۱ء تک جب کہ Rs ۶۸۳۶/- (چونسٹھ ہزار آٹھ سو چھتیس روپے) چندہ عام و حصہ آمد کی آمد ہوئی ہے۔ تو اس کے مقابل پر امسال مئی ۱۹۵۱ء سے لے کر اکتوبر ۱۹۵۱ء تک یعنی چھ ماہ کے عرصہ میں باون ہزار روپیہ انہی مدات میں آمد ہوئی ہے۔

Jogja Karta جگجا کرتا کے شہر میں انجمن کے لئے ایک باموقع اور پختہ بلڈنگ خرید کی گئی۔ گو اس وقت انڈونیشیا کا دارالخلافہ جاکرتا ہے۔ لیکن جوگجا کرتا (Jogja Karta) تعلیمی اور ثقافتی لحاظ سے انڈونیشیا کا مرکز کہلانے کا مستحق ہے۔ یہاں عیسائی مشن بے انتہا روپے خرچ کر رہے ہیں۔ یہی وہ مقام ہے۔ جہاں کہ ہمارے شاہ صاحب جاکرتا تبدیل ہونے سے قبل تین سال کام کرتے رہے ہیں

ایک مخلص اور مخیّر احمدی

پاڈانگ کے شہر میں ہماری جماعت کے وہاں کے رہنے والے ایک دیرینہ احمدی اور کامیاب تاجر برادر باگنڈا ذکریا صاحب نے اپنی جیب سے ایک باموقعہ اور وسیع زمین اور مکان خرید کر کے جماعت کے نام وقف کر دی ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ یہ وہی دوست ہیں جن کا لڑکا عزیز بختیار ذکریا آجکل ربوہ تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ یہ ذکر کر دینا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ جوگجا کرتا کے مکان کے لئے بھی برادر باگنڈا ذکریا صاحب نے ہی اپنی جیب سے ساری رقم دی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اور ان کی اولاد کو سلسلہ کی مزید بڑھ چڑھ کر مخلصانہ خدمات کی توفیق عطا فرما دے۔ آمین۔ بگنڈا ذکریا صاحب پاڈانگ کے علاقہ کے باشندے ہیں۔ اور سنگاپور میں بھی ان کی فرم کی ایک شاخ ہے

اور ہیڈ آفس جاکرتا میں ہے۔ اسی طرح پاڈانگ میں بھی ان کا آفس ہے۔

مسجد کی تعمیر

تاسکملایا (Tasikmalaya) میں جماعت نے ایک باموقعہ جگہ زمین اور مکان خرید جو کہ اب دار التبلیغ کی شکل میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ جاکرتا کی مسجد خستہ حالت میں تھی۔ اس کو گرا کر اسی جگہ اب پختہ مسجد تعمیر کی گئی ہے۔ مسجد کے اوپر ہی مہمانوں کے لئے ایک وسیع کمرہ بنایا گیا ہے۔ جاکرتا کو تمام ملک کا مرکز ہونے کے لحاظ سے جو اہمیت حاصل ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ اس جگہ مہمانوں کی رہائش کے لئے جگہ کی از حد ضرورت تھی۔ الحمد للہ اللہ تعالیٰ نے یہ ضرورت پوری کر دی۔ مسجد کے پہلو میں مبلغ کے لئے رہائشی مکان کی تعمیر آج کل شروع ہے۔ میں یہ ذکر کرنا بھول گیا۔ کہ تاسکملایا میں برادرم مکرم ملک عزیز احمد صاحب اور پاڈانگ میں مکرم برادرم مولوی امام الدین صاحب بحیثیت مرکزی مبلغ کام کر رہے ہیں

ماہوار رسالہ "اسلام" کے چند ایک نمبر شائع ہوئے۔ اس کے بعد گوناگوں ٹیکنیکل مشکلات کے باعث اس اہم اور ضروری رسالے کی اشاعت کچھ وقت کے لئے ملتوی کرنی پڑی۔ جماعت کی تعلیم اور تربیت اور امور عامہ کے سلسلہ میں مرکزی عہدیداران نے بعض سکیموں کے اجراء کے سلسلہ میں ضروری ابتدائی اقدامات اٹھائے امید ہے اس سال انشاء اللہ تعالیٰ ان امور کو زیادہ باقاعدگی سے سرانجام دیا جا سکے گا۔ اس سلسلہ میں یہ یاد رکھنا ضروری ہے۔ کہ ہمارے مرکزی عہدیداران بالعموم سرکاری ملازمت میں ہونے کی وجہ سے اتنا وقت صرف نہیں کر سکتے جتنا وہ دوست جو سو فیصدی سلسلہ کا کام کرتے ہوں۔ ان کی بڑھی ہوئی مصروفیات کے پیش نظر جو وقت بھی وہ سلسلہ کے کاموں کے لئے دیتے ہیں۔ وہ قابل قدر ہے۔ ایک اور بڑی مشکل یہ ہے کہ مرکزی عہدیداران ایک جگہ نہیں رہتے بلکہ مختلف شہروں میں سکونت پذیر ہیں جس کی وجہ سے دفتری کام سمٹ نہیں سکتا۔ اور پھیل جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو پہلے سے بھی اخلاص اور ہمت سے کام کرنے کی توفیق بخشے اور ان کی مشکلات کو دور فرما دے۔ آمین

تبلیغ اور نئی بیعتیں

انڈونیشیا میں اس سال آٹھ صد کے قریب افراد جماعت میں داخل ہوئے۔ الحمد للہ۔ شمالی سلیبس میں کوتا موباگو Kota Mubago کے مقام میں آج سے تین سال قبل مکرم برادر یحییٰ پونتو صاحب کی کوششوں سے اللہ تعالیٰ نے وہاں پر ایک مخلص جماعت قائم کی۔ مکرم یحییٰ پونتو صاحب کافی عرصہ قادیان دار الامان میں دینی تعلیم حاصل کرتے رہے ہیں۔ اور آجکل آپ انڈونیشین سفارت خانہ کراچی میں سیکنڈ سکرٹری کے عہدہ پر فائز ہیں۔ اس سال ماہ اگست میں مکرم جناب مولوی عبد الواحد صاحب سماٹری کو وہاں دو ماہ کے لئے بھجوایا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آپ کا یہ دورہ خوب کامیاب ثابت ہؤا۔ اکتالیس نئے افراد سلسلہ میں داخل ہوئے۔ لجنہ اماء اللہ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اس موقعہ پر یہ ذکر کرنا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ پونے دو سال سے کوتا موباگو کے تین نوجوان ربوہ جانے کے لئے تیار بیٹھے ہیں جن کو آج کل ابتدائی تعلیم۔ ترجمہ قرآن کریم اور اردو زبان پڑھائی جا رہی ہے۔ یہ تینوں نوجوان مکرم مولوی عبد الواحد صاحب کی نگرانی میں بانڈونگ میں پڑھ رہے ہیں۔

جزیرہ بالی میں تبلیغ

بالی کے جزیرہ میں ہمارا مشن سنگاراجہ کے مقام میں تقریباً پونے دو سال سے قائم ہے۔ وہاں کی تقریباً نوے فیصدی آبادی ہندو مذہب کی پیرو ہے۔ لیکن انکا ہندو مذہب ہندوستان کے ہندو سے کافی مختلف ہے۔ مثلاً یہ لوگ گائے وغیرہ کا گوشت خوب کثرت سے کھاتے ہیں۔ کسی زمانہ میں جاوا اور بالی وغیرہ کے باشندے بدھ مت اور ہندومت کے پیرو ہوتے تھے۔ جاوا کے باشندے تو ایک وقت تقریباً سو فی صدی ہی مسلمان ہو گئے لیکن بالی کے لوگ اپنے پرانے مذہب پر قائم رہ گئے عرصہ زیر تبلیغ میں کئی افراد کو کتب سلسلہ دی گئیں۔ بالی کے جزیرہ کے قریب Lombok اور Sumbawa کے دو جزیرے ہیں ان جزیروں کے کئی افراد کو بھی سلسلہ کا لٹریچر بھجوایا گیا ہے۔ چند ایک موقعوں پر تقاریر کا بھی موقعہ ملا۔ بالی کے دو زیر تبلیغ نوجوانوں نے جاوا میں سر بایا اور جوگجا کرتا کے مقامات میں بیعت کی۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ بالی میں جلدی ایک مخلص مستقل اور مضبوط جماعت قائم فرمائے یہاں خاکسار راقم مضمون کام کر رہا ہے۔

جماعت تاسکملایا نے جناب ملک عزیز احمد صاحب کی ترجمہ کردہ اور شائع کردہ بعض کتب کا دوسرا ایڈیشن طبع کرایا۔ مکرم ملک صاحب نے امسال پاکستان کے متعلق بھی ایک مختصر اور دلچسپ کتاب تالیف کی ہے۔

سکول کے قیام کی کوشش

اس سال یہ کوشش کی گئی کہ جاکرتا میں ایک احمدیہ مڈل سکول قائم کیا جائے۔ جس میں علاوہ مجوزہ نصاب دینیات کی تعلیم بھی دی جائے کئی ایک مشکلات مثلاً بلڈنگ وغیرہ اور دیگر ٹیکنیکل مشکلات کے باعث یہ تجویز تاحال کامیاب نہیں ہو سکی۔

اس سال علاوہ جاوا کی کئی جماعتوں کے پاڈانگ اور شمالی سماٹرا کی جماعتوں کا دورہ مکرم سید شاہ محمد صاحب نے کیا جو کہ خدا کے فضل سے کئی لحاظ سے کامیاب رہا۔ ہماری سالانہ کنونشن پاڈانگ کی شاندار کامیابی کے لئے ان کا یہ دورہ بہت ممد ثابت ہؤا۔

خدام الاحمدیہ کا رسالہ

مجلس خدام الاحمدیہ جاکرتا ماہ فروری ۱۹۵۱ء میں قائم کی گئی۔ اپنے قیام کے چند ماہ بعد مجلس مذکور نے اپنا ماہوار رسالہ Sinar Islam نامی جاری کرنے میں کامیابی حاصل کر لی۔ چنانچہ اس وقت تک رسالہ کے چھ نمبر شائع ہو چکے ہیں۔ عملہ ادارت کے ممبر مجلس خدام الاحمدیہ جاکرتا کے اپنے ممبروں ہی سے ہیں۔

مشترکہ میٹنگ:۔ اس سال مبلغین سلسلہ اور عہدیداران اعلیٰ کے دو دفعہ مشترکہ جلسے جاکرتا میں ہوئے۔ جن میں کئی ایک اہم امور پر غور کیا گیا

ایک کتاب کی اشاعت کے خلاف پروٹیسٹ

دوران انقلاب انڈونیشیا میں ۱۹۴۸ء کے اندر وزارت دینیات نے ایک کتاب Sadjarah Alquran (تاریخ قرآن) مؤلفہ حاجی ابوبکر نامی طبع کی۔ جس میں مؤلف مذکور نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اسم مبارک نعوذ باللہ جھوٹے مدعیان وحی کے زمرہ میں شمار کیا ہے جماعت کے اکابرین نے جناب وزیر امور مذاہب سے ملاقات کر کے ان کے پاس اس کتاب کے وزارت مذکورہ کی طرف سے طبع کرانے کے خلاف تحریری پروٹیسٹ پیش کیا۔ پریس میں بھی یہ پروٹیسٹ اچھی طرح مشتہر ہؤا۔ متعدد روزناموں نے اسے شائع کیا۔ جناب وزیر امور مذاہب نے اس پروٹسٹ پر منصفانہ طریق سے غور کرنے کا وعدہ فرمایا۔ اس پروٹسٹ کا جب ہماری بیرون انڈونیشیا کی جماعتوں کو علم ہؤا۔ تو انہوں نے بھی اپنی اپنی جگہ سے حکومت انڈونیشیا کے پاس پروٹسٹ کئے۔ کچھ عرصہ بعد وزارت مذکورہ نے پریس ایک بیان دیا جس میں یہ کہا گیا۔ کہ حکومت انڈونیشیا ہر ایک مذہبی فرقہ کی مذہبی آزادی کے حق اور اس کے اعتقادات کا احترام کرتی ہے اور کہ حکومت ہر ایک مذہبی عندیہ اور اعتقاد کے تحفظ کی ذمہ دار ہے نیز یہ کہ کتاب مذکور سجادہ القرآن کے مصنف نے کتاب مذکور میں جو کچھ لکھا ہے۔ وہ حکومت انڈونیشیا کا عندیہ نہیں ہے۔ اور حکومت اس سے بری الذمہ ہے۔ وغیرہ وغیرہ

میں کس طرح احمدی ہوا

(از پیرزادہ فیض عالم صاحب قریشی گولیکی گجرات)

خاکسار نے جب تک بیعت نہ کی حضرت اقدس کی خدمت میں مختلف امور کے لئے دعا کی درخواست کرتا رہا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیابی ہوتی رہی ۱۹۱۸ء کے امتحان مڈل میں اعلیٰ درجہ پر کامیاب ہوا طویل بیماری سے صحتیاب ہوا ۱۹۲۱ء میں نارمل سے کامیاب ہوا ۱۹۲۳-۲۴ء میں ایس۔ وی کے امتحان میں کامیابی حاصل ہوئی۔

سنہ ۱۹۲۰ء میں سعد اللہ پور پرائمری سکول میں نائب مدرس تھا۔ وہاں علاوہ دیگر اصحاب کے میرے ماموں حاجی پیر غلام غوث محمد صاحب اور میرے بزرگ بھائی پیر بشیر عالم صاحب بی۔ اے بی ٹی ہیڈ ماسٹر اور حضرت مولوی محمد امام الدین صاحب فیض گولیکی (جو قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکملؔ کے والد بزرگوار تھے؟) یہ سب مجھے تبلیغ فرمایا کرتے اور میں نہ مانتا تھا۔ میں یہی جواب دیتا تھا۔ کہ جب تک میرے دل میں خود تڑپ پیدا نہ ہو بیعت نہ کرونگا آخر ۱۹۲۸ء میں جب کہ بندہ ایک ورنیکلر مڈل سکول چک ۱۶ تحصیل پھالیہ میں ہیڈ ماسٹر تھا۔ اچانک بندہ کو روحانی طور پر زبردست کشش اور تحریک ہوئی حضرت مسیح موعودؑ کی عالم رؤیا میں قادیان میں زیارت ہوئی۔ حضور نے بڑی محبت اور شفقت فرمائی۔ اور ساتھ ہی برادرم پیر بشیر عالم صاحب بی اے حضرت مولوی محمد امام الدین صاحب بھی اس وقت عالم روحانی میں میرے ہمراہ تھے۔ میں بار بار اس بات پر اصرار کرتا تھا۔ کہ میں ابھی بیعت کرتا ہوں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الرحمۃ نے فرمایا۔ کہ جلدی کی ضرورت نہیں ہے۔ خوب غور کریں۔ سوچیں۔ استخارہ کریں۔ جب پوری تسلی ہو جائے تب بیعت کریں۔

میں نے یہ رؤیا ان تمام اصحاب کو جن کو میں نے عالم روحانی میں اپنے ہمراہ دیکھا تھا۔ سنایا سب نے یہی فرمایا۔ کہ اب آپ پر حجت قائم ہو گئی ہے۔ اب آپ کو بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہو جانا چاہیئے۔

بندہ نے بیعت کا کارڈ لکھ دیا۔ پھر یہ خواہش پیدا ہوئی۔ کہ کب قادیان پہنچوں۔ اور حضرت کے حضور حاضر ہو کر بیعت کا شرف حاصل کروں۔

دسمبر ۱۹۲۸ء کے جلسہ سالانہ پر اپنے بزرگ بھائی پیر بشیر عالم صاحب بی۔ اے بی ٹی ہیڈ ماسٹر کے ہمراہ قادیان گیا۔ اور حضرت صاحب کے حضور حاضر ہو کر حضور کے دست مبارک پر بیعت کی۔ اور جلسہ پر وہ تمام اصحاب میرے ہمراہ تھے۔ جو عالم روحانی میں نظر آئے تھے۔

اس کے بعد پھر اکثر اوقات قادیان جانے کا اتفاق ہوتا رہا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات سے مستفید ہوتا رہا ہوں۔

محض اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم اور حضور کی دعاؤں کے طفیل کسی چیز کی کمی نہیں رہی۔ دینی اور دنیاوی مقاصد میں اللہ تعالیٰ نے کامیابی اور کامرانی عطا فرمائی ہے۔

بندہ کا پیری مریدی کا سلسلہ بہت تھا۔ بیعت کے فوراً بعد بالکل ہی چھوڑ دیا میں نہایت خلوص دل سے یہ بات عرض کرتا ہوں۔ کہ دنیا میں واحد سچا مذہب اسلام ہے۔ اور پھر اس کو اختیار کر کے اعلیٰ مدارج طے کر کے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سچا مان کر آپ کی ہدایات پر عمل پیرا ہونا از بس ضروری ہے۔

میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے ایمان پر قائم رکھے۔ اور اعمال صالحہ بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے تا دنیا میں اسلام کا نام بلند ہو۔ آمین

فالحمد للہ علیٰ ذالک

چوہدری سلطان احمد صاحب مرحوم

چوہدری سلطان احمد صاحب مرحوم ابن چوہدری میاں خان صاحب کھوکھر نبی ضلع گجرات کراچی میں نیوی میں ملازم تھے ۲۰ فروری کی شام کو فوجی ہسپتال کراچی میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم کی عمر صرف ۳۰ سال تھی۔ زیادہ عرصہ سے بیمار بھی نہیں تھے۔ ایک اپریشن کرانے کے لئے ہسپتال آئے تھے کہ آپریشن کے بعد جانبر نہ ہو سکے آپ کی بیماری اپریشن اور وفات اتنی جلدی اور غیر معمولی حالات میں ہوئی کہ ان کے کئی عزیز جو کراچی میں ہی تھے۔ اُن کی وفات تو علیحدہ بات ہے۔ ان کی بیماری سے ہی بے خبر تھے۔ بلکہ عین تجہیز و تکفین کے موقعہ پر ان کے دو سگے بھائیوں کا پہنچنا محال نظر آتا تھا۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا۔ کہ ان میں سے ایک بھائی نماز جنازہ میں شریک ہو سکا۔ مرحوم بے دھڑک نوجوان تھے۔ مخالفین کے سامنے بڑی جرأت اور جوش سے تبلیغ کیا کرتے تھے۔ احمدیت کی فتح کا ان کو پکا یقین تھا۔ اور ہر وقت اسی بات کا اعلان کرتے رہتے تھے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور جملہ احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے گناہوں کو بخشش کی چادر میں ڈھانکتے ہوئے انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

اس موقعہ پر میں مخلصین جماعت احمدیہ کراچی کے ایثار کا ذکر کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ احمدیہ ہال کراچی میں ایک اجلاس ہو رہا تھا۔ کہ ٹیلیفون کے ذریعے امیر جماعت صاحب کی خدمت میں مرحوم کی وفات کی اطلاع دی گئی۔ محترم امیر صاحب نے اجلاس میں اعلان فرما دیا۔ کہ کوئی دوست اجلاس کے بعد تشریف نہ لے جاویں۔ اور نماز جنازہ کے وقت کے اعلان تک یہیں بیٹھے رہیں۔ نماز جنازہ کے وقت کا اعلان جلدی ہونا مشکل تھا۔ لیکن جماعت کے اکثر دوست اعلان سننے کے لئے کئی گھنٹے احمدیہ ہال میں بیٹھے رہے۔ خدام الاحمدیہ کراچی کے قائد جناب میجر شمیم احمد صاحب اور کئی مخلص نوجوانوں نے نہایت تندہی اور چستی سے تمام انتظامات مکمل کروا دیئے۔ اور جماعت کے مختلف حلقوں میں جو کئی میلوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اطلاع کر دی دوستوں کے اخلاص اور قربانی کا شکریہ ادا کرنا مجھ سے محال ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی ان کو جزائے خیر دیں۔ آمین (بشیر احمد کراچی)

مشرقی پاکستان میں جماعت احمدیہ کی سرگرمیاں

(۱) مختلف جگہوں سے پانچ احباب بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں۔ احباب اُن کی ایمانی استقامت کے لئے دعا فرمائیں۔ (۲) اکھولیہ میں تبلیغی کام بڑھ جانے کی وجہ سے نئے مبائعین کی تعلیم و تربیت کی غرض سے صوبائی امیر صاحب ارشاد کے مطابق مولوی ظل الرحمن صاحب وہاں تشریف لے گئے ہیں۔ احباب اُن کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(۳) برہمن بڑیہ کے احمدی پاڑہ سے مہر النساء بیگم صاحبہ اطلاع دیتی ہیں۔ کہ وہاں پر باقاعدہ لجنہ اماء اللہ کی میٹنگ ہوتی ہے۔ گذشتہ ۱۶ جنوری کو منشی کفیل الدین صاحب دسوہاں جور النساء بیگم صاحبہ کی صدارت میں ایک جلسہ ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے ساتھ جلسہ کی کاروائی شروع کی گئی۔ بیس ممبرات حاضر تھیں۔ اردو اور بنگالی نظمیں اور اردو مضمون پڑھا گیا۔ صدارتی تقریر کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

(۴) مشرقی پاکستان میں ہر جگہ مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض سے صوبائی امیر صاحب جناب مولوی محمد صاحب نے عبدالصمد خان صاحب کو مشرقی پاکستان کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ کا نائب صدر مقرر فرمایا ہے۔

(۵) صوبائی امیر جناب مولوی محمد صاحب گذشتہ ۱۲ اور ۱۳ فروری کو ٹھاکر تشریف لائے۔ اور دونوں مرتبہ ہی دو دن سے زائد قیام کے عرصہ میں ایگزیکٹو کمیٹی کی میٹنگ کی صدارت فرمائی۔ ایک میٹنگ میں قرار پایا۔ کہ چھ مقامات میں جلسے ہوں۔

(۶) گذشتہ ۳۰ دسمبر کو کتاب "اسلام میں ہی نبوت" کا امتحان ہوا تھا۔ اس میں ۴۵ امیدوار شامل ہوئے۔ جن میں سے ۴۲ کامیاب ہوئے۔ امتحان دینے والوں میں دو احباب ۶۵ سال سے بھی زیادہ عمر کے ہیں۔ اور قریباً ۳۴ مستورات بھی شامل ہیں ہمیں یقین ہے کہ آئندہ امتحان میں ہر جماعت سے کثرت سے احباب امتحان میں شامل ہونگے

نتیجہ امتحان:۔ (۱) مولوی مقبول احمد خان صاحب (نوگرہ) $\frac{39}{50}$ (۲) غلام احمد خان (چٹاگانگ) ۳۸ (۳) مرزا علی احمد صاحب (ڈھاکہ) ۳۷ (۴) سیدہ بیگم انجم آرا (ٹھاکر گاؤں) ۳۵ (۵) جہاں آرا بیگم (برہمن بڑیہ) ۳۴ (۶) عبدالعلی (ڈھاکہ) ۳۹ (۷) عبدالظاہر (ٹھاکر گاؤں) ۳۱ (۸) مولوی علی اکبر خان (چٹاگانگ) ۳۰ (۹) محمود احمد اختر سکدار (ڈھاکہ) ۲۷ (۱۰) محمد محمود احمد (مانک گنج) ۲۷ (۱۱) ابوالعلم محمد علیم اللہ (کومیلا) ۲۹ (۱۲) اے ایچ حیدر (ڈوکنڈا) ۲۶ (۱۳) افضل حسین (ڈھاکہ) ۲۶ (۱۴) محمد انور حسین (کومیلا) ۲۶ (۱۵) محسنہ خانم (ڈھاکہ) ۲۵ (۱۶) بشیر الدین محمود احمد (چٹاگانگ) ۲۵ (۱۷) مولوی محمد اسد اللہ (مانک گنج) ۲۴ (۱۸) محمد اسلام (نارائن گنج) ۲۳ (۱۹) سید شمس الہدیٰ (چٹاگانگ) ۲۲ (۲۰) محمود واثق (ڈھاکہ) ۲۰ (۲۱) محمد اسحٰق (برہمن بڑیہ) ۲۰ (۲۲) محمد انوار الحق (ڈھاکہ) ۱۹ (۲۳) محمد بقیت اللہ (چٹاگانگ) ۱۹ (۲۴) عبدالمتین (برہمن بڑیہ) ۱۷ (۲۵) عبدالصمد خان جو دوسری انچارج ممتحن تھے ہیں ہمارا دوڑ (ڈھاکہ)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینجر الفضل کو مخاطب کریں۔

چندہ حفاظت مرکز سو فیصدی پورا کرنیوالے احباب

جن احباب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک چندہ حفاظت مرکز کے وعدے سو فی صدی پورے کر دیئے ہیں۔ ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کو جزائے خیر دے۔ اور دیگر احباب کو بھی ان کے نمونہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

نمبر شمار	اسماء گرامی	رقم
۱۰۹۶	مکرم محمد بخش صاحب بلوچ بنگلہ گیمبڑ دالا ملتان	۸/۸/-
۱۰۹۷	مکرم فیض بخش صاحب " " "	۷/۸/-
۱۰۹۸	مکرم ثناء اللہ صاحب باندی ضلع نوابشاہ (سندھ)	۲۰/-/-
۱۰۹۹	مکرم مولوی بدرالدین صاحب سابق ہرسیاں حال چک ۹۴/۴ لائل پور	۱۱/-/-
۱۱۰۰	محترمہ اللہ رکھی صاحبہ اہلیہ بدرالدین صاحب حال چک ۹۴/۴ لائل پور	-/۸/-
۱۱۰۱	نبی بخش صاحب چک ۸۹ ج ب ضلع لائل پور	۲/-/-
۱۱۰۲	عبدالحق صاحب چک ۸۹ ج ب " "	۱/-/-
۱۱۰۳	محمد اسماعیل صاحب " " "	۱/-/-
۱۱۰۴	علی محمد صاحب " " "	۱/-/-
۱۱۰۵	رحمت اللہ صاحب چک ۸۹ ج ب لائل پور	۳/-/-
۱۱۰۶	محمد الدین صاحب " " "	۲/-/-
۱۱۰۷	مستری محمد عبداللہ صاحب " " "	۱/-/-
۱۱۰۸	محمد بی بی صاحبہ " " "	-/۸/-
۱۱۰۹	صوبیدار میجر محمد سعید صاحب دارالفضل قادیان حال ربوہ	۱۰۰/-/-
۱۱۱۰	سید احمد شاہ صاحب کیمبل پور	۱۹/-/-
۱۱۱۱	شیخ محبوب عالم صاحب خالد لیکچرار تعلیم الاسلام کالج لاہور	۱۲۶/-/-
۱۱۱۲	صوفی خدا بخش صاحب دفتر وکیل المال ربوہ	۹۰/-/-
۱۱۱۳	رحمت علی خان صاحب چک ۱۴۱ نہر مراد ریاست بہاولپور	۸۰/-/-
۱۱۱۴	چودھری سلطان خان صاحب ۱۱۶ نہر مراد بہاولپور	۱۶۰/-/-
۱۱۱۵	چودھری رحیم بخش صاحب میانی ڈوگراں ضلع سیالکوٹ	۱۵/-/-
۱۱۱۶	سردار احمد صاحب " " "	۲۵/-/-
۱۱۱۷	راج بی بی صاحبہ زوجہ سردار احمد صاحب " "	۲/-/-
۱۱۱۸	شریفہ بی بی اہلیہ عبدالغنی جانو نوالہ ضلع سیالکوٹ	۳/-/-
۱۱۱۹	امۃ الحفیظ زوجہ عبدالحکیم " " "	۳/-/-
۱۱۲۰	شیخ محمد طفیل صاحب بدوملہی ضلع سیالکوٹ	۲۰/-/-
۱۱۲۱	ماسٹر روشن دین صاحب " "	۵۰/-/-
۱۱۲۲	منشی لال الدین صاحب دھرک میانہ ضلع سیالکوٹ	۴۲/-/-
۱۱۲۳	محمد ابراہیم صاحب نانو ڈوگر ضلع شیخوپورہ	۵۰/-/-
۱۱۲۴	عبدالرحمٰن صاحب آنبہ ضلع شیخوپورہ	۲۳/۱۲/-

(ناظر بیت المال ربوہ)

دینی نصاب کے متعلق اعلان

نظارت ہذا نے دینی تربیت کے پیش نظر جماعتوں کے لئے ماہ جنوری کے لئے دینی نصاب مقرر کیا تھا۔ اور الفضل میں اعلان کیا تھا۔ کہ مقررہ عرصہ میں اسے سب جماعتیں پورا کریں۔ اور ماہ فروری کے پہلے ہفتہ میں امتحان لیکر نتیجہ سے اطلاع دیں۔ نظارت کی اس ہدایت پر بہت جماعتوں نے تعاون فرمایا ہے۔ اور بہت جماعتوں نے لاپرواہی سے کام لیا ہے۔ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ اور راولپنڈی نے بہت اچھا نمونہ پیش کیا ہے اور امتحان لے کر نتیجہ سے بھی اطلاع دی ہے۔ مگر ایک معتدبہ حصہ جماعتوں کا عملاً مہلت طلب کر رہا ہے۔ چونکہ کلمہ طیبہ اور عقائد اسلام اور نماز سادہ اور با ترجمہ کا نصاب اپنے اندر اہمیت رکھتا ہے۔ اور ہر مسلمان مرد اور ہر مسلمان عورت کو یاد ہونا ضروری ہے۔ اس لئے ۱۵ مارچ تک مہلت دی جاتی ہے۔ تمام عہدیداران اس مہلت سے فائدہ اٹھائیں۔ اور نظارت کی ہدایت کی تعمیل فرمائیں۔ (ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

ضرورت ہے

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے لئے مندرجہ ذیل اساتذہ کی ضرورت ہے:۔ بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ ایک بی۔ ایس۔ سی۔ بی۔ ٹی ایک۔ ایس وی سائنس ایک۔ مولوی فاضل ایک۔
تنخواہ صدر انجمن احمدیہ کے منظور شدہ گریڈز کے مطابق دی جائیگی۔ خواہشمند احباب جلد درخواستیں ارسال فرمائیں۔ ریٹائرڈ مگر کام کے قابل لوگ بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ (ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

دو مخلص احمدیوں کا تبادلہ

ہماری جماعت کے دو مخلص دوست مکرمی محمد شریف صاحب اور مکرمی عنایت اللہ صاحب محکمہ پولیس سے محکمانہ ترقی حاصل کر کے ڈیرہ غازیخان تبدیل ہو گئے ہیں۔ مورخہ ۴ مارچ کو ان دونوں بھائیوں کے اعزاز میں ایک الوداعی دعوت عصرانہ دی گئی۔ جس میں مکرمی مرزا احمد بیگ صاحب مکرمی میاں ناصر علی صاحب و خاکسار نے مختصر تقریریں کیں۔ اور اپنے بھائیوں کو انکی ترقی پر مبارکباد دی۔ مکرمی عنایت اللہ صاحب نے اپنی تقریر میں جماعت کی ہمدردی کا شکریہ ادا کیا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ان بھائیوں کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

(عبدالحق ناصر قائد خدام الاحمدیہ منٹگمری)

اگر اشتراکی حکمران جبر اور تنفر کی پالیسی ترک کر دیں

تو سب اختلافات دور ہو سکتے ہیں

(صدر ٹرومین کی تازہ تقریر)

واشنگٹن ۶ مارچ صدر ٹرومین نے آج ایک ڈرامائی نشریۂ امن میں روس اور کمیونسٹ چین کے لوگوں سے اپیل کی۔ کہ وہ اپنے حکمرانوں کو اپنی تنفر اور وحشت کی غیر دانشمندانہ پالیسی ترک کرنے کے لئے مجبور کریں۔ صدر ٹرومین امریکہ کے ایک نئے طاقت ور ٹرانسمٹر سے جو چلتے جہاز کے عرشہ پر نصب ہے۔ بول رہے تھے۔ آپ نے خاص طور روس اور نئے چین کے باشندوں کو مخاطب کیا۔ اور فرمایا کہ اقوام متحدہ نے کسی طرح ان کی دوسری جنگ عظیم میں مدد کی تھی۔ جبکہ نازی جرمنی اور جاپان ان سے برسرِ پیکار تھے۔ صدر ٹرومین نے مزید کہا کہ ہم اس وقت بھی چاہتے تھے کہ آپ کے ملک بچ جائیں۔ آپ نے کہا میں آپ لوگوں کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ ہم اب بھی آپ کے دوست ہیں۔ ہمارے مابین ایسا کوئی اختلاف نہیں ہے جو ختم نہیں کیا جا سکتا۔ اگر تمہارے حکمران تنفر اور وحشت کی غیر دانشمندانہ پالیسی ترک دیں۔ اور امن کے اصولوں پر چلیں۔

صدر ٹرومن نے اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے کہا۔ آج روس اور کمیونسٹ چین کے حکمرانوں کی جابرانہ پالیسی تمہیں اپنی مدافعت کے لئے مسلح ہونے کی دعوت دے رہی ہے۔

لیکن ہمارے دلوں میں آپ سے نفرت نہیں ہے۔ آپ نے روس اور کمیونسٹ چین کے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں معلوم ہے۔ کہ آپ لوگ اپنے حکمرانوں کے ہاتھوں مجبور اور لاچار ہیں۔ بصورت دیگر ہمیں یقین ہے کہ آپ ہمارے ساتھ ہوتے اور کرۂ زمین سے جنگ کے خوف کو نکال کر امن قائم کرتے۔

آپ نے روسی اور چینی باشندوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ کہ آپ کے اخبارات اور ریڈیو کو آپ کو یہ یقین دلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ کہ اقوام متحدہ جنگ کے لئے کمربستہ ہے۔ لیکن یہ ہرگز درست نہیں ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہمارا اعلےٰ ترین واحد مقصد امن اور دوستی قائم کرنا ہے۔ اور جنگ کی وحشت ناکیوں کو سرے سے ختم کرنا ہے۔

امریکی محکمہ امور خارجہ نے بتایا ہے۔ کہ صدر ٹرومین کا نشریہ سارے یورپ امریکہ اور مشرق وسطیٰ میں سنا گیا ہے۔ صدر ٹرومین کے نشریہ کے فوراً بعد آپ کے پیغام کا ۴۵ زبانوں میں ترجمہ کیا گیا ہے۔

برطانیہ کی زبردست دفاعی تیاریاں

اسماعیلیہ ۶ مارچ۔ برطانیہ نے خطۂ سویز میں دفاعی تیاریاں قبرص سے بذریعہ ہوائی جہاز تیسرے انفنٹری ڈویژن کو لا کر اس قدر مکمل کر لی ہیں۔ کہ وہ اب ہر قسم کے مقابلہ کے لئے تیار ہیں جنرل ارسکن نے خطۂ سویز کو شمالی اور جنوبی اضلاع میں تقسیم کر دیا ہے۔ اور ہر حصے میں ایک طاقتور انفنٹری ڈویژن موجود ہے۔ اس کے علاوہ سولھواں پیراشوٹ بریگیڈ بھی یہیں ہے۔ اگر چار طاقتوں کے موجودہ تعطل کے بعد پارلیمنٹ توڑ دی گئی۔ تو اخوان المسلمین کی طرف سے نئے انتخابات میں ۵۰ امیدوار کھڑے ہوں گے۔

گیہوں کی نقل و حمل

لاہور ۶ مارچ۔ سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حکومت تمام متعلقہ لوگوں کے فائدے کے لئے یہ توضیح کرنا چاہتی ہے۔ کہ صوبے میں گیہوں سے تیار شدہ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے پر کسی قسم کی پابندی نہیں ہے۔ البتہ سرحدی علاقوں میں پابندیاں بدستور رہیں گی۔

نہرو گراہم ملاقات

نئی دہلی ۵ مارچ۔ نئی دہلی میں کشمیر کے لئے اقوام متحدہ کے نمائندے ڈاکٹر فرینک گراہم نے وزیراعظم بھارت پنڈت نہرو سے ملاقات کی۔ گفتگو ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔

مصر میں نئے انتخابات

قاہرہ ۶ مارچ۔ کل مصر کے نئے وزیراعظم نجیب ہلالی پاشا نے قاہرہ میں اعلان کیا کہ مصر میں ترمیم شدہ قانون انتخابات کے تحت نئے انتخابات عمومی کرائے جائیں گے موجودہ پارلیمان توڑ دی جائے گی۔

اشتراکی ممالک نہایت سُرعت سے جنگی تیاریوں میں مصروف ہیں

لنڈن ۶ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ جب سے مغربی طاقتوں نے اشتراکی ممالک کو ضروری سامان کی ترسیل پر پابندی لگا دی ہے۔ روس نے اپنے ماتحت اشتراکی ممالک سے ہر قسم کا جنگی سامان زیادہ مقدار میں منگانا شروع کر دیا ہے۔ ڈیلی ٹیلیگراف کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ ہنگری ۳۰ فیصدی زیادہ تیل روس بھیجے گا۔ اس کے علاوہ ایلومینیم کا مطالبہ بھی روس کی طرف سے کیا گیا ہے۔

زیکوسلواکیہ کے سابقہ سکوڈا آرمز ورکس میں جس کا نیا نام لینن ورکس ہے کو حکم دیا گیا ہے کہ اپنی پیداوار ۸۰ فیصدی بڑھائے اور زیادہ ٹرینگ اور بھاری توپیں بنائی جائیں۔

رومانیہ کا سابق ٹریکٹر بنانے والا کارخانہ اور ہنگری اور زیکوسلواکیہ کے متعدد کارخانے جنگی طیارے یا پرزے بنانے میں مصروف ہیں۔ یہ ممالک روس کیلئے وسیع پیمانے پر جہازوں کی تعمیر کا پروگرام بھی شروع کر رہے ہیں۔ (دا سٹار)

اڑنے والی مال گاڑی

لنڈن ۶ مارچ۔ برطانیہ کی وزارت سپلائی کی طرف سے احکام جاری کئے گئے ہیں کہ ۲۵ ٹن کی اڑنے والی مال گاڑی پر دوبارہ کام شروع کر دیا جائے۔ یہ طیارہ گھاس کے ایک ہزار گز لمبے میدان پر اترے گا اور ۲۰ ٹن مال اٹھا کر پرواز کر سکے گا۔

یہ بلیک برن یونیورسل فریٹر مارک ۲ ہے۔ مارک ۱ کی زبردست آزمائش کے بعد اسے پاس کر دیا گیا تھا۔ لیکن مارک ۲ کا کام ایک سال قبل روک دیا گیا تھا۔ (دا سٹار)

خطۂ سویز میں مصری کارکن واپس آرہے ہیں

لنڈن ۶ مارچ۔ جن مصری کارکنوں کو خطۂ سویز میں کام کرنے سے روک دیا گیا تھا۔ وہ اب برطانوی کیمپوں میں کام پر واپس آرہے ہیں۔

برطانوی فوج کے ایک ترجمان کا بیان ہے کہ وہاں دس ہزار کارکن کام کرتے تھے لیکن فی الحال ۳۰۰ مزدور واپس آئے ہیں۔ اگرچہ زیادہ تر کارکن واپس آنے کے خواہشمند ہیں لیکن فی الحال یہ نہیں کہا جا سکتا کہ کس قدر سابقہ ملازمین کو دوبارہ کام میں لگایا جا سکتا ہے۔ مصر کی نئی حکومت کو مسئلہ بیکاری سے وفد پارٹی کی کارروائیوں کے باعث دوچار ہونا پڑے گا۔ ۲۶ جنوری کو قاہرہ کے فسادات کی تباہی کے بعد بھی ہزاروں مصری کارکن بیکار ہو گئے تھے

یہ امر بھی غیر یقینی ہے کہ وفد پارٹی ان کارکنوں کو (۴)

سعودی عرب میں سونے کی کان

مکہ ۶ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ سعودی عرب میں عنقریب سونا بھی نکلنا شروع ہو جائے گا۔ خبر ملی ہے کہ ماہرین کان کنی نے مکہ ریاض روڈ پر ایک وادی کے قریب سونے میں ملی ہوئی خام دھات نکالی ہے۔

سعودی عرب کے وزیر خزانہ شیخ عبداللہ سلیمان متعدد افسروں اور اپنی وزارت کے مشیروں کو ساتھ لے کر موقعہ کا معائنہ کرنے کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔ (دا سٹار)

دمشق ۶ مارچ۔ لبنانی اخبارات مصریوں کو تلقین کر رہے ہیں کہ وہ اپنے اختلافات ختم کر دیں۔ بیروت کے ایک اخبار "الحیات" نے لکھا ہے کہ عرب دھڑکتے ہوئے دلوں کے ساتھ ان حالات کا جائزہ لیتے ہیں جو مصر میں رونما ہو رہے ہیں۔ مصر میں جو خطرناک صورت حال ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ خانہ جنگی شروع کر دی جائے (دا سٹار)

اردنی سامان کی برآمد کا منصوبہ

عمان ۶ مارچ۔ حکومت اردن اور چیمبر آف کامرس باہمی تعاون سے اردن کے مال کو غیر ممالک میں روشناس کرانے کے لئے بین الاقوامی میلوں میں شرکت کرنے کا پروگرام بنا رہے ہیں

خیال ہے کہ اس قسم کے میلوں اور نمائشوں میں حصہ لینے سے اردن کا مال بیرونی ممالک میں مشہور ہو جائیگا۔ اور برآمد کے لئے اسے نئی منڈیاں مل جائینگی (دا سٹار)

(۴) ہراساں کرنے کی کوشش نہیں کرے گی جو خطۂ سویز میں اچھی تنخواہوں کی ملازمتوں پر واپس آنا چاہتے ہیں۔ (دا سٹار)

تل ابیب ۶ مارچ۔ اسرائیلی صنعت کاروں کی انجمن کے صدر کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ عنقریب اسرائیل کی ۸۰ فیصدی صنعتوں کو اپنا کام بند کر دینا پڑے گا۔